

فرائد

نظریہٴ تحلیلِ نفسی

ڈاکٹر نعیم احمد



علی نعیم کے نام...!

MashalBooks.com

MashalBooks.com

فہرست

11	پیش لفظ
15	تعارف
19	پہلا باب حالات زندگی اور ذہنی نشوونما
30	دوسرا باب انسانی شخصیت کی ساخت
	۱۔ اڈ
	۲۔ اینگو
	۳۔ سپر اینگو
	تیسرا باب شخصیت کا حرکی نظام
	۱۔ نفسی توانائی
	۲۔ جبلت
	۳۔ نفسی توانائی کی تقسیم اور اس کا نکاس
	۱۔ اڈ کی حرکی نوعیت
	ب۔ اینگو کی حرکی نوعیت
	ج۔ سپر اینگو کی حرکی نوعیت
	چوتھا باب لاشعور
	۱۔ لاشعور کے وجود کا ثبوت
	۱۔ خواب
	۲۔ لغزشیں
	۳۔ عصبانیت
	۴۔ مزاج
	ب۔ لاشعوری محرکات
	ج۔ صبیاتی جنسیت

- د۔ ایڈیٹس الجھاؤ
- پانچواں باب جبلت اور نرگسیت
- ۱۔ جبلت مرگ و جبلت حیات
- ۲۔ نرگسیت
- چھٹا باب تشویش
- ۱۔ معروضی تشویش
- ۲۔ استبدال اور تصحید
- ۳۔ دفاعی میکانیت
- ۱۔ ابطان
- ب۔ اظلال
- ج۔ تشکیل رد عمل
- د۔ رجعت
- و۔ دفاعی میکانیت کی عمومی خصوصیات
- ۴۔ استحاله جبلت
- ۵۔ جنسی جبلت کا ارتقا
- ۱۔ شفیہی منطقہ
- ب۔ مبرزی منطقہ
- ج۔ جنسی منطقہ
- i۔ مردانہ ذکری منزل
- ii۔ زنانہ ذکری منزل
- د۔ تناسلی جنسیت
- آٹھواں باب شخصیت کا استحکام
- نواں باب انتقاد
- حواشی
- فرہنگ اصطلاحات
- کتابیات

زما گرم است این ہنگامہ، بنگر شور ہستی را
قیامت می دهد از پردہ خاکے کہ انساں شد

عالب

MashalBooks.com

MashalBooks.com

پیش لفظ

کہا جاتا ہے کہ انسانیت کو تین شدید دھچکے لگے ہیں۔ پہلا دھچکا کوپرنیکس نے لگایا۔ کوپرنیکس سے پہلے یہ نظریہ عام تھا کہ ہماری زمین ساری کائنات کا مرکز ہے جس کے گرد سورج، چاند اور دیگر سیارے گھومتے ہیں۔ لیکن کوپرنیکس کی علمی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا کہ زمین تو ایک چھوٹا سا سیارہ ہے جو کہ سورج کے گرد گھومتا ہے۔ اس طرح لوگوں کے ”زمین مرکزی“ (Geocentri) رجحان کو شدید دھچکا لگا۔ دوسرا دھچکا ڈارون نے لگایا۔ لوگ جہاں زمین کو مرکز کائنات سمجھتے تھے، وہیں انسان کو بھی اشرف المخلوقات کی حیثیت سے کائنات کا مرکز و محور سمجھتے تھے۔ ڈارون کا یہ کہنا کہ انسان کمتر جانوروں کی ارتقا یافتہ شکل ہے، انسانیت کے لیے دوسرا دھچکا ثابت ہوا جس کا علمی اور مذہبی حلقوں میں شدید ترین رد عمل ہوا۔ انسانیت کو تیسرا دھچکا فرائڈ کے نظریہ تحلیل نفسی نے لگایا۔ فرائڈ کی علمی کاوشوں سے نفس انسانی کی عمیق ترین تہوں کا سراغ ملا اور جنسیت کو انسانی کردار کی قوت محرکہ قرار دیا گیا۔ فرائڈ سے قبل جنسیت کو شر اور گناہ کی مصدر و منبع سمجھا جاتا تھا۔ اور روحانی اور اخلاقی ترقی کے لیے جنسی داعیات کی نفی کو ضروری سمجھا جاتا تھا۔ اس کا عملی ثبوت اس دور کی راہبانہ تعلیمات میں ملتا ہے جن کی رُو سے تہجد کی غیر فطری زندگی کو مذہبی اعتبار سے مستحسن سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس کا نتیجہ بجائے روحانی ترقی کے اخلاقی و سماجی انحطاط کی صورت میں ظاہر ہوا۔ قرون وسطیٰ کے متعصبانہ ذہنی رویوں کے لیے فرائڈ کا نظریہ ایک بہت بڑا صدمہ تھا۔

آج کا انسان بنیادی طور پر شک کرنے والا ہے۔ اسے مشینی زندگی کے

معمولات نے اپنی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے، تاہم وہ آزادی کی شدید خواہش رکھتا ہے۔ علمی و تحقیقی جبلت اسے ایک ایسے صحرا میں لے آئی ہے جہاں اس کے سر سے عقیدے کا ساہبان غائب ہو گیا ہے اور اس کے سامنے آسمانی رشد و ہدایت کا نشان منزل بھی گم ہو گیا ہے۔ تنہائی، کرب، مغائرت اور تشکیک کے شکار جدید انسان کی ذہنی تشکیل میں جہاں اور بہت سے عوامل کارفرما ہیں، وہیں فرائڈ کے نظریہ تحلیل نفسی کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔

مشہور ستراطی مقولے Know Thyself کے اتباع میں بہت سے شاعروں، ادیبوں اور مفکروں نے نفس انسانی کی گہرائیوں کا اندازہ لگانے کی کوشش کی، لیکن فرائڈ وہ پہلا مفکر ہے جس نے خالص علمی اور سائنسی نقطہ نظر سے انسانی فطرت میں جاری و ساری شورش آسانفسی قوتوں کو ایک واحد مربوط اور معروضی نظام فکر میں سمونے کی کوشش کی۔ اگرچہ جدید نفسیات بہت ترقی کر چکی ہے اور فرائڈ کے کئی نظریات کو رد کیا جا چکا ہے، تاہم اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ نفسیات کے متعدد دھارے فرائڈ کے نظام فکر سے ہی پھوٹے۔ اس کی اصطلاحات، منہاج اور نفسیاتی بصیرت نے ہی علم نفسیات کے لیے ترقی کی مختلف راہیں کھولیں۔ چنانچہ فرائڈ کے نظریات اگرچہ آج کے دور میں کلاسیکی بن چکے ہیں، تاہم ان کی علمی و تحقیقی حیثیت بدستور مسلمہ ہے۔

اُردو زبان میں فرائڈ کے بارے میں متفرق مضامین یا اس کے کسی فکری پہلو کے متعلق مختصر اشارے مل جاتے ہیں۔ لیکن اس کے نظام فکر کو سائنسی معروضیت کی ساتھ پیش کرنے کی شاید اب تک کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ زیر نظر کتاب اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تحریر کی گئی ہے۔ اُردو زبان کو فنی اور سائنسی زبان بنانے کی کوششیں جاری ہیں، لیکن اصطلاحات اور تکنیکی تصورات کو اُردو کے قالب میں ڈھالتے ہوئے قدم قدم پر اس کی تنگ دامانی احساس ہوتا ہے۔ اس لیے زیر نظر کتاب میں اُردو اصطلاحات کے ساتھ ساتھ ان کے انگریز مترادفات بھی دیے گئے ہیں اور بعض تصورات کی تشریح حواشی میں کر دی گئی ہے۔ قارئین کی مزید سہولت کے لیے ایک فرہنگ اصطلاحات بھی دے دی گئی ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں فرائڈ کی بعض اپنی تصنیفات کے علاوہ دیگر کتب سے

بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس کے نظام فکر کے خدو حال کو اجاگر کرنے کے لیے ڈاکٹر وس کی ”ڈیٹھ سائیکا لوجی“ اور کیلون ایس ہال کی ”اے پرائمر آف فرانڈین سائیکا لوجی“ کو خصوصی طور پر مد نظر رکھا گیا ہے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ قارئین اس کاوش کو پسند کریں گے اور مجھے اپنی قیمتی آرا سے نوازیں گے۔ مجھے شکریہ ادا کرنا ہے ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور ڈاکٹر غزالہ عرفان کا جن سے تبادلہ خیال میرے لیے نہایت خیال افروز ثابت ہوتا رہا ہے۔

ڈاکٹر نعیم احمد

نیو کیپس، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور

مئی 1994ء

MashalBooks.com